جلد01شمارہ17،2024

Article

Raees Warsi as Hymn Writer

رئیس وارثی بحیثیت نعت گو شاعر

Atia Sarfraz,☆[1] **Dr. Sadaf Naqvi**[2]
[1]M.Phil Scholar, Department of Urdu, Govt. College Women University Faisalabad.
[2]Chairperson Department of Urdu, Govt. College Women University Faisalabad.
*Correspondence: sadafnaqvi@gcwuf.edu.pk

عطیہ سرفراز[1]**،ڈاکٹر صدف نقوی**[2]
ایم فل سکالر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد[1]، صدرِ شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد[2]

eISSN: 2073-3674
pISSN: 1991-7813
Received:07-04-2024
Accepted:19-06-2024
Online:27-06-2024

Copyright: © 2023 by the authors. This is an access-open article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

Abstract: Raees Warsi is insightful intellectual and discerning person well known/famous poet of current age/era. His style of thinking and writing and research poetry, use of sweet and delicate/decent words and his tone and religious poetry/divine poetry are absolutely beautiful. As a poet of Naat-e-Rasool-e-Maqbool Raees, Warsi has not only focused his attention on Holy Prophet Muhammad's (PBUH) commendation but also he tried to convey Holy Prophet, Hazrat Muhammad (PBUH) perpetual/eternal message in all over the world. His book "The Universe of Heart" encompasses Allah's Hymn, Naat and splendid attributes of Hazrat Muhammad's members of family (Ahlay Bait). He has made best efforts to describe/express Seerat-un-Nabi in shape of poetry/poetic verses and his eulogistic oration/poetry (Panegyric poetry) reflects refreshing and soothing tone. Remembering our beloved Holy Prophet, Hazrat Muhammad (PBUH) makes our lips more beautiful and sweet. Holy Prophet source to be steadfast in believing One Allah. In his eulogistic oration in shape of Naat-e-Rasool-Maqbool is the representation of verses of the Holy Quran reflects teachings extracted/abstracted from the Holy Sunnah and Ahadith is very clear and bright.

Keywords: Raees Warsi, Religious Poetry, Naat-e-Rasool (PBUH), Eternal Message, Splendid Attributes, Eulogistic Oration

.

نعت گو شاعر کی حیثیت سے رئیس وارثی ایک ذی شعور اور صاحبِ ایمان شخص ہیں۔اُن کی نعتیہ شاعری کا فکری جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ نعت گو شعراء کرام کے کارواں میں سے ایک ایسے فرد ہیں جنھوں نے رحمت اللعالمین ﷺ کی تعریف و توصیف پر ہی اپنی توجہ مرکوز نہیں کی بلکہ حضور پاک ﷺ کے ابدی پیغامات کو بھی پوری دنیا میں پہنچایا ہے۔رئیس وارثی نے رسمی نعتیہ شاعری نہیں کی بلکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے اخلاق، اُسوہ حسنہ اور حُسنِ سیرت جیسے موضوعات کو نعت میں شامل کیا۔ اُن کے مطابق قران پاک کی تعلیمات پر عمل کرنے سے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ رئیس وارثی حضرت محمد ﷺ سے والہانہ محبت، عقیدت اور گہری وابستگی رکھتے ہیں۔رئیس وارثی کو نعتیہ شاعری کا شوق اپنے والد عبد الستار خان وارثی سے ملا کیونکہ وہ بہت بڑے نعت گو شاعر تھے۔

حضرت محمد ﷺ کی ذات سب سے اعلیٰ اور سب سے معتبر ہے اُن کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔ رئیس وارثی نے اپنی کتاب ''کائنات دل'' میں دونوں قرینے خوبصورتی کے ساتھ ادا کیے ہیں۔ نعت کا پہلا قرینہ ''مدحِ محمدی'' ہے اور دوسرا قرینہ ''سیرت کی تجلیات سے گرد و پیش کو مجلّیٰ کرنے کی تمنا'' ہے۔رئیس وارثی کی نعت کے چند اشعار یہاں درج ذیل ہیں:

یوں نامِ محمد سے عیاں حمدِ خدا ہے
تصویر کی تعریف مصور کی ثنا ہے
جو سرورِ کونین کے کوچے کو گدا ہے
رتبے میں وہ شاہانِ زمانہ سے سوا ہے(۱)

رئیس وارثی کی نعتوں میں ہمیں محبت کی چاشنی اور حضرت محمد ﷺ سے عقیدت کی خوشبو آتی ہے اُن کا کہنا ہے کہ نبی پاک ﷺ سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اگر ہم حضرت محمد ﷺ سے محبت کرتے ہیں تو ہم پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے۔ آپ ﷺ کی ذات سب ہستیوں سے معتبر اور افضل ہے وہ دو جہانوں کے سردار ہیں۔رئیس وارثی کی نعتیہ شاعری میں اثر آفرینی اور دل آویزی بدرجۂ اتم موجود ہے۔

ڈاکٹر غلام حسین کہتے ہیں:

'' جب تک مسلمان صفحہ ہستی پر موجود ہیں اور اُن کا دل جذبۂ عشق رسول ﷺ سے معمور ہے اس نعت کی اثر آفرینی اور دل آویزی میں کمی نہیں آسکتی۔'' (۲)

رئیس وارثی کی نعتوں میں ذات مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے قرآنی بیانات کی ترجمانی، سنت اور احادیث سے ماخوذ تعلیمات کا عکس بہت واضح اور روشن ہے۔رئیس وارثی کی اپنی کتاب میں شامل نعتوں کی صورت میں جو نظمیں ہیں وہ تمام نظمیں

دراصل اُن کی کتاب ''کائنات دل'' اور جہانِ ذہن میں گونجتی ہیں۔ رئیس وارثی کی شاعری خوبصورت خوابوں کی تعبیر ہے۔ شاعر نے اپنے چند اشعار پیش کر کے نبی پاک ﷺ سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی عظمت اور رفعت کے بیان سے اس الفت کے چراغ کی لو کو تیز تر کرتا ہے۔ '' کائنات دل'' میں شمائل و خصائل دونوں جہتوں کے حامل اشعار شامل ہیں۔ آپ ﷺ کے حلیہ مبارک، لباس معاملات کے بیان، اسوۂ حسنہ اور تعلیمات سے روشنی کشید کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ رئیس وارثی آپ ﷺ کی سیرت کو اعلیٰ درجے پر فائز دیکھتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی عظمت اور رفعت کا احاطہ کرنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔

صورت ، کمال کی ہے تو سیرت ، کمال کی
اللہ کے نبی ﷺ کی ہے عظمت ، کمال کی
خیر الرسل ہیں اور شہنشاہِ انبیاء
بخشی ہے رب نے ان کو فضیلت ، کمال کی(۳)

رئیس وارثی جب اپنے قلب کو عام کرتے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی صورت بہت کمال کی تھی اور سیرت بھی سب سے افضل ہے اور ہمارے نبی ﷺ کی عظمت کی تو کوئی مثال ہی نہیں۔ وہ تمام انبیاء کرام کے شہنشاہ ہیں اُن کا اخلاق اور کردار سب سے اعلیٰ ہے۔ رئیس وارثی کے نزدیک نعت حضرت محمد ﷺ سے والہانہ محبت اور عقیدت کا بے پناہ اظہار ہے اُن کا شعری قرینہ یہ ہے۔

ادب کے شعبوں میں گرچہ بہت ہیں صنفِ سخن
قسم خدا کی مجھے صنفِ نعت ہی ہے عزیز
اب اس سے بڑھ کے فضیلت کی بات کیا ہو گی
رسول پاک کی مدحت کی شاعری ہے عزیز(۴)

رئیس وارثی نے اہلِ حُب کی اس کیفیت کو شاندار خراج تحسین پیش کیا ہے۔ جو ہر لمحہ حضور پاک ﷺ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں ۔

اللہ کی کتاب پہ فوراً نظر گئی
جس وقت آیا نعت کا مصرح خیال میں(۵)

رئیس وارثی کی نعت نئے لب و لہجے کی حامل ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ایمان کی تازگی کا سبب بنتا ہے۔ دنیا داری میں گُم ہو کر بھی وہ اپنے نبی پاک ﷺ کے نام سے غافل نہیں۔ رئیس وارثی کا کہنا ہے کہ ذکرِ رسول ﷺ کبھی بھی نہیں رک سکتا۔ رئیس وارثی نے اس محبت، اُلفت اور پسندیدگی کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ جو لوگ زندگی کے ہر لمحے میں حضرت محمد ﷺ کو یاد کرتے رہتے ہیں، قران پاک کی تعلیمات وارشادات پر عمل کرتے ہیں وہ لوگ ہمیشہ کامیاب و کامران رہتے ہیں۔ ہر طرف اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد ﷺ کا ہی ذکر ہے جو کائنات کے کونے کونے میں صدیوں سے ہو رہا ہے اور تا قیامت تک ہوتا ہی رہے گا۔ رئیس وارثی کی نعت کا ایک شعر ہے:

کوئی بھی کام مسلسل نہیں ہونے پاتا
ذکرِ سرکار معطل نہیں ہونے پاتا(۶)

ڈاکٹر صدف نقوی اپنی کتاب **"رئیس شہرِ سُخن"** میں لکھتی ہیں:

"رئیس وارثی کا اسلوبِ شاعری معنوی اعتبار اور بیانیہ وفور کی انفراد کی وجہ سے عصری منظر نامے میں جداگانہ اعتماد کا مظہر ہے۔ دیکھا جائے تو سلسلہِ سخن میں یہ رئیس وارثی کے آباء کا ورثۂ فن ہے جس کو رئیس نے معیارِ قلم کی حرمت کا خیال رکھتے ہوئے، اندھیروں میں شمع جلاتے ہوئے کمالِ فن کے درجے پر پہنچایا ہے۔" (۷)

رئیس وارثی کا کہنا ہے نعت سے وابستگی دراصل رسول پاک ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے وابستگی کا شعری قرینہ ہے۔ سچے عاشقانِ رسول ﷺ آپ کی رضا کے لیے اپنی قیمتی جان کا نظرانہ پیش کرتے ہیں۔ تمام شعراء کرام نے اپنے جذبات واحساسات کا اظہار نعت کے ذریعے کیا ہے۔ رئیس وارثی کی نعت کے چند اشعار دیکھیے:

وہ ایک ذات جو وجۂ نزولِ قرآں ہے
ورود اس کا خدا کا عظیم احساں ہے(۸)

حضور پاک ﷺ کی بدولت قرآن پاک کا نزول ہوا جو خدا کا عظیم احسان ہے۔

وہ جس کے نقش کفِ پا کی کہکشاں ہے امیں
خدا کی ساری خدائی میں ہے وہ سب سے حسیں(۹)

رئیس وارثی کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کی ذات وہ واحد ذات ہے جس کی وجہ سے قرآن پاک کا نزول ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ہم لوگوں پر بہت بڑا احسان ہے جس نے ہم مسلمانوں پر قرآن پاک نازل کیا۔ رئیس وارثی نے اپنی محبت کا اظہار ان

خوبصورت نعتوں کے ذریعے کیا ہے۔انہوں نے ان الفاظ کو بہت ہنر مندی کے ساتھ موتیوں کی طرح چُن دیا ہے۔وہ آپ ﷺ کے وجود کو خدا کا عظیم احسان سمجھتے ہیں۔ نعت رسول پاک ﷺ کے قرینے کو سامنے لے کر آتی ہے وہ کہتے ہیں کہ محبت ایک خوبصورت جذبہ ہے جو کئی مراحل طے کرنے کے بعد اپنی اصل منزل پر پہنچتا ہے۔

سب تلخیاں حیات کی کافور ہو گئیں
دل میں تیرے خیال کا جب میٹھا رس گیا (۱۰)

آپ ﷺ نے اخوت اور محبت کا درس دیا ہے۔

تیرا نام وجہ سکون دل یہی سوز ہے یہی ساز ہے
میری آبرو اسی نام سے میری زندگی کا یہ راز ہے (۱۱)

نعت کا ایک بڑا حصہ حضور اکرم ﷺ کے دنیا میں ودودِ مسعود سے متعلق ہے آپ ﷺ کی ولادت کے بارے میں کتابوں میں ان گنت واقعات موجود ہیں۔رئیس وارثی کی نعت کا ایک شعر ہے:

وہ مدینہ جو ہے دارالسلطنت عشاق کا
اس کا دکھلا دیں نظارہ سبز گنبد کے مکیں (۱۲)

رئیس صاحب کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ ایسی جگہ ہے جو سچے عاشقانِ رسول ﷺ کی سلطنت ہے ہمیں سبز گنبد کا نظارہ دِکھادے۔ہماری قسمت میں بھی یہ نظارہ مولا لکھ دے سرزمینِ مدینہ سے گہری محبت دراصل حضور پاک ﷺ سے قربت کی تمنا ہے۔کسی ذات سے محبت کا دوسرا رُخ یہ بھی ہوتا ہے کہ اُس سے تعلق رکھنے والے ہر فرد اور ہر شے سے محبت کی جائے رئیس وارثی اپنی زندگی کے اختتام کی تمنا کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

جب نظر آئے گنبدِ خضرا
میرا قصہ تمام ہو جائے (۱۳)

ڈاکٹر محمد سعید خان وارثی لکھتے ہیں:

"رئیس وارثی نے حمد باری تعالی، نعت رسول مقبول ﷺ اور اہلِ بیت اطہار کے مناقب پر جہاں طبع آزمائی کی ہے وہاں فکر و نظر کی وسعت و رعنائی، عشق صادق کی جلوہ آرائی اور زبان و بیان کا رچاؤ ہر جگہ نمایاں ہے۔" (۱۴)

حضرت محمد ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت اللعالمین ہیں آپ ﷺ کی ذات اسوۂ حسنہ کا درجہ رکھتی ہے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے محبت کے بغیر کوئی بھی مسلمان ہونے کا دعویٰ کیسے کر سکتا ہے۔ مکہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت محمد ﷺ کی ولادت ہوئی اور مدینہ منورہ آپ ﷺ کا مسکن ہے۔ نعت کا موضوع یہ بھی ہے کہ ایک دفعہ مدینہ منورہ زیارت کر لینے کے بعد انسان کا بار بار جانے کو دل کرتا ہے۔ رئیس وارثی اس معدنِ علم و حکمت کی ہر ہر گلی کو عزیز اور غبارِ راہ مدینہ کی روشنی سے اپنے دل و جاں اور کتاب کو روشن کرنے کی تمنا رکھتے ہیں۔

شرابِ عشقِ پیغمبر کی چاشنی ہے عزیز
نبی ﷺ کے شہر مقدس کی ہر گلی ہے عزیز(۱۵)

فریاد استعانت نعت کا اہم موضوع ہے۔ انسان اپنے ذاتی مسائل اور مصائب کی وجہ سے سخت بے چینی اور پریشانیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ سماجی اور سیاسی شعبوں میں اس بے چینی اور انتشار نے اس اضطراب کو مزید بڑھا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تمام چیزوں کے باوجود بھی انسان ہر پل بے چین ہی رہتا ہے۔ ایسے میں شعراء کرام اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ سے دعا اور التجا کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے رحمت اللعالمین کا واسطہ دے کر ظلمت اور مسائل کے خاتمے کی درخواست کرتے ہیں۔ رئیس وارثی حضور پاک ﷺ سے یوں عرض کر رہے ہیں:

نہ عمل پہ میرے نگاہ کر کہ رئیس ہے ترا بے عمل
مگر اس پہ فیض کی اک نظر تو بڑا غریب نواز ہے(۱۶)

ذات مصطفیٰ کو رحمت اللعالمین ﷺ اور راحت العاشقین ہونے کا واسطہ دے کر ظلمت کے خاتمے کی درخواست کی جاتی ہے۔

کر دیں رحمت کا اشارہ سبز گنبد کے مکیں
آپ ﷺ ہیں سب کا سہارا سبز گنبد کے مکیں(۱۷)

ہجر کی دو کیفیات ہیں جنہیں شاعر اپنے دل پر سہتا ہے۔ ایک حاضری سے پہلے اور دوسری حاضری کے بعد۔ جب بارگاہِ اقدس میں جانے کی تڑپ پیدا ہوتی ہے تو دل کی ان کیفیات کو لفظوں کا جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔ رئیس وارثی نے اپنی ان کیفیات کو اِن الفاظ میں بیان کیا ہے:

ظلمتِ شب تو بڑی بات ہے طیبہ میں کبھی
سرمئی، رات کا آنچل نہیں ہونے پاتا(۱۸)

رئیس وارثی نے شب طیبہ کے بارے میں صحیح لکھا ہے کہ وہاں کی شب میں ظلمت کے آثار تک دکھائی نہیں دیتے حتی کہ رات کا آنچل تک سرمئی نہیں ہونے پاتا۔

ہیں شہر و مضافات مدینے کے مطعر
جنت کا دریچہ ترے کوچے میں کھلا ہے (۱۹)

مضافاتِ مدینہ کی ستائش سے بھی اہل قلم غافل نہیں رہے۔ رئیس وارثی نے طیبہ کی صبح دل ارا کو صبح بنارس سے کہیں بڑھ کر حسین قرار دیا ہے۔

کیسے خیالِ صبح بنارس کرے کوئی
طیبہ کی جب ہے صبحِ دل آرا خیال میں (۲۰)

رئیس وارثی نے بارگاہِ اقدس کے حسن وجمال اور خوبصورتی کو ہر عہد میں اپنی نعتوں میں ایک مثالی شہر کے طور پر پیش کیا ہے۔ انہوں نے مسجد نبوی کی عظمت اور جاہ و جلال خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ رئیس وارثی نے شب طیبہ کے بارے میں صحیح لکھا ہے کہ وہاں کی رات میں ظلمت کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔ انہوں نے طیبہ کو صبحِ بنارس سے بھی کئی زیادہ حسین اور دلکش قرار دیا ہے۔ رئیس وارثی نے مصیبتوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لیے جو نسخہ تجویز کیا ہے وہ نسخۂ کیمیا کا درجہ رکھتا ہے وہ اپنے شعر میں کہتے ہیں:

لوٹ سکتا ہے مسلمانوں کا پھر دورِ عروج
ہو گئے اسلام میں داخل اگر پوری طرح (۲۱)

اس شعر میں شاعر نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۰۸ کی ترجمانی کی شاندار سعی کی ہے۔ اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور یہ بھی فرمایا کہ شیطان کے راستے پر مت چلو اس لیے کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ نعت شیطانی راستے سے ہٹ کر اچھے اور نیک اعمال کرنے کی طرف دعوت دیتی ہے رئیس وارثی نعت لکھتے ہوئے محمد مصطفی ﷺ سے محبت اور دل و دماغ کو گلشنِ نبوی سے پھولوں سے معطر کرتے ہیں اُن کی نعت کے چند اشعار دیکھتے ہیں:

ہر مسافر سے میں خاکِ رہِ طیبہ مانگوں
خشک صحرا ہوں مگر عشرتِ دریا مانگوں (۲۲)

رئیس وارثی کہتے ہیں کہ ایمان کا حاصل یہی ہے کہ آپ ﷺ سے سچی محبت کی جائے جس نے نبی پاک ﷺ کی پیروی نہ کی اُس نے اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی کی اور وہ اللہ پاک کی رحمت سے دور ہو جائے گا۔ اُن کا کہنا ہے کہ جب سے میں مدینہ

منورہ کی زیارت کر کے لوٹ آیا ہوں تو میرا خیال ہر وقت وہی لگا رہتا ہے۔ میری آنکھوں میں ہر وقت وہی نظارے سجے رہتے ہیں میں اپنے تاریک دنوں میں آپ ﷺ کی یاد سے روشنی کرتا ہوں اور جب میں اپنے رب سے اپنے نبی ﷺ کی التجا کرتا ہوں تو فرشتے مجھے حیرت زدہ ہو کر دیکھتے ہیں۔آپ کی تعلیمات نے انسانوں کو خود دار بنایا ہے تمام گناہ گار لوگ بھی آپ ﷺ کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو کر اپنی بخشش کی آس لگائے ہوئے ہیں۔

رئیس وارثی کی نعت کے چند اشعار دیکھیے:

جب سے بسا ہے گنبدِ خضریٰ خیال میں
رہنے لگا ہے خلد کا نقشہ خیال میں(۲۳)

رئیس وارثی کے نعتیہ شاعری کا اگر جائزہ لیا جائے تو اُن کی نعتیں پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ وہ سچے عاشق رسول ﷺ ہیں۔ اُن کے دل میں حضور پاک ﷺ کی محبت ٹھاٹھیں مار رہی ہے اور اُس محبت کا اظہار انہوں نے لفظوں کی صورت میں کیا ہے۔اُن کی نعتیہ شاعری میں لہجے کا خلوص اور محبت کا والہانہ اظہار ملتا ہے۔رئیس وارثی کے نزدیک نعت رابطے، تعلق، گزارش اور احوال کا ذریعہ ہے۔

فضل فتح پوری نعت کے بارے میں کہتے ہیں:

"نعت میں مدحت گستری کے ساتھ قلبی جذب وانجذاب کا عنصر یقینی شامل ہونا چاہیے۔اگر یہ عنصر شامل نہیں اور سارے لوازمات شامل ہیں تو وہ صنفِ شاعری کی کوئی اور صنف ہو سکتی ہے نعت اور بالخصوص اُردو نعت ہر گز نہیں ہو سکتی۔" (۲۴)

رئیس وارثی کے مطابق مسلمانوں کی تمام پریشانیوں اور مسائل کا ہر حضور پاک کی زندگی پر عمل پیرا کرنے سے ہے ان کی نعتیہ شاعری سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے نبی پاک سے کتنی محبت کرتے ہیں۔ان کی نعت کے چند اشعار دیکھتے ہیں:

وہ لفظ و معنی کہ شامل ہو جس میں نعتِ رسول ﷺ
پسند ہے مجھے وہ، اس کی نغمگی ہے عزیز(۲۵)

رئیس وارثی کہتے ہیں کہ جو بھی حضرت محمد ﷺ کا غلام ہو جائے گا وہ ہر کام میں سرخرو اور کامیاب ہو گا اور جن کو اُن کی خاک مل جائے گی اُس کا مقام و مرتبہ بلند ہو جائے گا اپنی خوش قسمتی پر وہ ناز کرے گا۔اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو دو جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔اُن کی شخصیت امتِ مسلمہ کے لیے باعثِ رحمت ہے اور آخرت میں نبی پاک ﷺ کی سفارش کے بغیر بخشش ناممکن ہے۔ حضور پاک ﷺ کی آمد سے کائنات میں نور ہی نور ہے کائنات کا ذرہ ذرہ نورِ رسالت کی وجہ سے

روشن ہے۔ رئیس وارثی کے مطابق مسلمانوں کی دنیااور آخرت کی کامیابی حضور پاکﷺ کی سنت پر عمل کرنے میں ہی ہے رئیس وارثی کی نعت دیکھیں:

تری یاد ہے ترا ذکر ہے، یہی سوچ ہے یہی فکر ہے
یہی عاشقوں کی ہے بندگی، یہی عاشقوں کی نماز ہے(۲۶)

رئیس وارثی کی تمام نعتوں میں نبی پاکﷺ اور مدینہ منورہ کا نام بار بار آیا ہے اُن کی نعتیہ شاعری میں اُن کے داخلی جذبات، واردات، احساسات و کیفیات بھرپور طریقے سے موجود ہیں۔ اُن کے دل میں آپﷺ کی ذات گرامی سے محبت کا جذبہ بھرا ہوا ہے۔ نعتیہ شاعری میں اُن کے خلوص، والہانہ پن اور عقیدت کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔ روضہ رسولﷺ پر حاضری سے پہلے شاعری میں ایک سوز اور تڑپ ملتی ہے۔ رئیس وارثی اپنی اِس نعت میں اپنی کیفیات کو کھول کر بیان کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میرا دل ہر وقت تیری یاد، تیرے ذکر اور تیری سوچ میں ہی گُم رہتا ہے آپﷺ کا دو جہانوں پر خاص کرم ہے اُن کا ایک شعر دیکھیں:

دل لُٹ گیا جو عشقِ محمدﷺ میں
بے نشاں بے گماں نہیں ہوتا(۲۷)

رئیس وارثی کی نعتوں میں سوز و گداز اور تڑپ کی کیفیت ہے یہ نعتیں بہت پُر اثر ہیں۔ رئیس وارثی نے نعتیہ شاعری میں روحانی اور جمالیاتی تجربے بھی کیے ہیں لیکن انہوں نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اُن کا شمار اُن شعراء میں ہوتا ہے جنہوں نے قلم کے ذریعے بھی اور علمی طور پر بھی جہاد کیا ہے۔ رئیس وارثی کی نعتیہ شاعری بہت خوبصورت ہے۔

حوالہ جات

1) رئیس وارثی،کائناتِ دل،نیویارک:ورثہ پبلی کیشنز،اگست ۲۰۲۳ء،ص:۳۷

2) غلام حسین ذوالفقار،ڈاکٹر،''مولانا ظفر علی خان،ادیب و شاعر'' لاہور:مکتبہ خیابانِ ادب،۱۹۶۷ء،ص:۱۴۴

3) رئیس وارثی،کائناتِ دل،ص:۱۱

4) ایضاً

5) ایضاً،ص:۱۲

6) ایضاً

7) صدف نقوی،ڈاکٹر،رئیس شہرِ سخن،نیویارک:ورثہ پبلی کیشنز،جولائی ۲۰۲۳ء،ص:۱۳

8) رئیس وارثی،کائناتِ دل،ص:۳۹

9) ایضاً،ص:۴۰

10) ایضاً،ص:۱۳

11) ایضاً

12) ایضاً،ص:۱۴

13) ایضاً،ص:۱۵

14) محمد سعید خان وارثی،ڈاکٹر،رئیس وارثی کی شاعری کا پس منظر،مشمولہ:رئیس شہرِ سخن،مرتبہ:صدف نقوی،ڈاکٹر،نیویارک:
ورثہ پبلی کیشنز،جولائی ۲۰۲۳ء،ص:۶۱

15) رئیس وارثی،کائناتِ دل،ص:۱۵

16) ایضاً،ص:۱۶

17) ایضاً

18) ایضاً،ص:۱۷

19) ایضاً

20) ایضاً

21) ایضاً،ص:۱۸

22) ایضاً،ص:۴۵

23) ایضاً،ص:۴۸

24) فضل فتح پوری، '' اُردو نعت، تاریخ وار تقا'' لاہور: ڈار پبلی کیشنز لاہور، س ن، ص:۳۶

25) رئیس وارثی، کائناتِ دل، ص:۵۱

26) ایضاً، ص:۴۳

27) ایضاً، ص:۴۱